ادبیات

غزل

(جناب سعادت نظیر)

دل محوِ تماشا ہو ہی گیا، اب دل کا سنبھلنا مشکل ہی
جلووں پہ نگاہیں ٹھہری ہیں کروٹ بھی بدلنا مشکل ہی

گلشن میں ہوائیں چلتی ہیں یہ سوچ کے تھوڑی چلتی ہیں
پھولوں پہ تو چلنا آساں ہی اور کانٹوں پہ چلنا مشکل ہی

جب دل پہ ہمارے قابو ہی، ہر چیز ہمارے بس میں ہی
یہ کس نے کہا؟ طوفانوں سے ٹکرا کے نکلنا مشکل ہی

اِک دورِ محبت وہ بھی تھا اِک دورِ محبت یہ بھی ہی
کل اپنا سنبھلنا مشکل تھا آج اُن کا سنبھلنا مشکل ہی

جب برقِ تپاں نے موسمِ گُل میں میرا نشیمن تاک لیا
جو ہوگا نظیرؔ اب ہونے دو آنچ کر تو نکلنا مشکل ہی

غزل

(جناب شمس نوید)

یہ کیا سلیقۂ ایماں ہے، خود ہی کر انصاف
زباں پہ نعرۂ توحید، بتکدوں کے طواف

کدھر ہے عکسِ شبیہہِ جمال ممکن ہے؟
ہے ٹھوس ذہنِ خرد۔ دل کا آئینہ شفاف

لہو سے جلتے چراغوں نے رات روشن کی
سحر کا نور اُٹھے "سرخ روشنی" کے خلاف

کہیں کفن بھی نہیں جسم ڈھانکنے کے لئے
کہیں چڑھے ہیں مزارات پر حسین غلاف

رُکے عمل کے قدم، بُجھ گیا جمالِ یقیں
رگوں میں خون جو ٹھیرا تو ہو گیا نا صاف

نوائے درد نے پتھر سے دل کئے پانی
گراں ہوا ہے سماعت پہ شورِ لات و گزاف

فنا پذیر خداؤں کو پوجنے والے!
"حیات" کیسے کرے گی ترا گناہ معاف

خدا کا شکر کہ دنیا سے بے نیاز ہے دل
بلا سے سارا جہاں ہے مرے جنوں کے خلاف

تجھے مزاج شناسِ خدا! خبر ہوگی
کبھی گناہ ہے طاعت۔ کبھی گناہ معاف